اللہ ﷺ نے یہ تمام واقعات صحابہ کرام ؓ کو بیان فرمائے ہیں اور علماء اسلام نے تصریح کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اولین اور آخرین کا علم عطا فرمایا ہے اور کل غیب پر مطلع کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اس علم کے ثابت کرنے کو مخالف مذکور کفر قرار دیتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

خان صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ روز ازل (اول وضاحت از مصنف) سے روز آخر تک کی تمام اشیاء اور ہر ذرہ ذرہ کا تفصیلی علم آنحضرت ﷺ کو حاصل ہے ایک نرا کفریہ دعویٰ ہے۔

(محمد سرفراز خاں صفدر، اتمام البرہان ص ۳۶)

مخالف مذکور نے حضور کے لئے علم "ما کان و ما یکون" (جو ہو چکا اور جو ہوگا کا علم) ثابت کرنے کو بھی کفر لکھا ہے۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ علم "ما کان و ما یکون" کا اصل مصدر کیا ہے اور مستند علماء اسلام میں سے کن کن حضرات نے حضور ﷺ کے لئے "ما کان و ما یکون" کا علم ثابت کیا ہے؟

اس سے پیشتر کہ ہم علم "ما کان و ما یکون" کا بیان کریں ایک بار پھر یہ تصریح کر دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لئے علم کل، کل غیب یا "ما کان و ما یکون" ماننا فرض ہے، نہ واجب، نہ اس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اس مسئلہ میں بعض علماء نے نیک نیتی سے اختلاف بھی کیا ہے۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ حضور ﷺ کے لئے یہ علم ثابت ہے اور یہی آپ کی شان کے لائق ہے۔

علم "ما کان و ما یکون"

علم "ما کان و ما یکون" پر درج ذیل دلائل ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى	ابو زید ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ دیا۔ حتی کہ ظہر کا وقت آ گیا پھر منبر سے اترے ظہر پڑھائی پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور

مقامِ ولایت و نبوّت

تصنیف

مفسرِ قرآن، شارحِ حدیث حضرت علامہ غلام رسول سعیدی

http://ataunnabi.blogspot.in

بیشک اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اطلاع ہے ان لوگوں کے دلوں اور حالوں پر بذریعہ فراست علامہ مناوی نے کہا ہے کہ غرق ہیں اللہ تعالیٰ کے بحر شہود (مشاہدہ حق) میں اٹھا دیئے اللہ نے ان کی آنکھوں سے پردے پس وہ اس کشف کی وجہ سے لوگوں کے اندرونی حالات دیکھتے ہیں۔

(الحکیم والبزار عن انس رضی اللہ عنہ قال الشیخ حدیث حسن۔

اکابر محققین اہل سنت وجماعت کی اس تحقیق سے یہ بات صاف ظاہر ہوگئی کہ غائب پر اطلاع پانے کے یہ تین ذریعے ہیں وحی الٰہی، الہام الٰہی، مکاشفہ وحی اور الہام بوقت ضرورت ہوتا ہے لیکن مکاشفہ حالت استمراری ہے جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے ظاہر ہے لیکن اس میں التفات اور عدم التفات [illegible]

خان صاحب گکھڑوی اور ان کے مصدق شیخ التفسیر احمد علی صاحب نے لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے یہ بہتان تراشی ہے کہ بریلوی حضرات انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام کو ہر وقت عالم ماکان و مایکون مانتے ہیں ماشاء اللہ اہل سنت کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں اور نہ ہی یہ عقیدہ ہے جو اوپر بیان کر آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو مغیبات پر اطلاع دیتا ہے۔ ذریعہ اطلاع اگرچہ کوئی بھی ہو مگر اس عقیدہ کی بنیاد قرآن مجید پر ہی ہے۔ ہم امام اہل سنت سیدنا و مولینا الشاہ احمد رضا رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بیان کر دینے کے بعد دلائل نقل کریں گے۔

اِنَّ تُعْلَمَ اِنَّمَا ذَاتِیٌّ اَنَّہٗ کَانَ مُصْدَرُہٗ ذَاتِیَّ الْعَالَمِ لَا مُنْحَصِرٌ
فِیْہِ بِنَفْسِہٖ عَطَاءٌ وَلَا لِنَبَاءٍ وَمَا عَطَائِیٌّ اِنْ کَانَ بِغَیْرِہٖ
فَلَا وَلَا مُخْتَصٌّ بِالْغَیْرِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی لَا یُمْکِنُ لِغَیْرِہٖ وَمَنْ

http://ataunnabi.blogspot.in

تنویر الخواطر بتحقیق الحاضر والناظر

امام المناظرین حضرت علامہ
مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم
وسن پورہ، لاہور، پاکستان

For more books click on the link